

کیا نصرانی عورت سے شادی کی جاسکتی اور اسے قبول اسلام پر مجبور کیا جاسکتا ہے؟

[الأردنية - أردو - Urdu]



فتویٰ: شعبہ علمی اسلام سوال و جواب سائٹ



ترجمہ: اسلام سوال و جواب سائٹ

مراجعہ و تنسیق: عزیز الرحمن ضیاء اللہ سنابلی

هل يتزوج نصرانية ويرغمها على الإسلام

[الأردنية - أردو - Urdu]



فتویٰ: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب



ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق: عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

۲۰۲۲ء: کیا نصرانی عورت سے شادی کی جاسکتی اور اسے قبول
اسلام پر مجبور کیا جاسکتا ہے؟

سوال:

میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں اور مستقبل میں ہم شادی کرنا
چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ میرے اس فیصلہ پر والدین بھی رضامند ہیں
اور اسی طرح لڑکی کے والدین بھی رضامندی کا اظہار کر چکے
ہیں، اور سب کچھ بہتر حالت میں ہے۔۔۔۔۔
لیکن مجھے ایک مشکل درپیش ہے کہ وہ لڑکی عیسائی ہے، آپس
میں بات چیت کے دوران میں نے اسے اسلام قبول کرنے کو کہا
اور اسے اسلامی معلومات بھی مہیا کیں، سب کچھ سمجھنے کے
باوجود ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی ہے

- بلکہ اس نے تو یہ بھی کہا ہے کہ میں متشدد قسم کی عیسائی لڑکی ہوں، عیسائیت کے علاوہ اور کسی بھی دین کو قبول نہیں کر سکتی اور نہ ہی مسلمان ہو سکتی ہوں، نہ تو وہ خنزیر کا گوشت کھاتی ہے اور نہ ہی شراب نوشی کرتی ہے، وہ احساسات میں حقیقتاً پاک صاف عورت ہے اور صاف دل کی مالک ہے اور حقیقت میں وہ میرے دین پر بھی کوئی اعتراض نہیں کرتی ہے، بلکہ وہ اس پر موافق ہے اور مجھے قبول بھی کرتی ہے وہ چاہتی ہے کہ میں بھی اسے اس کے دین میں ہی قبول کروں اور ہمارا فیصلہ ہے کہ ہمارے بچے بھی مسلمان ہوں گے۔

میرے کچھ دوستوں نے مجھے نصیحت کی ہے کہ میں اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور کروں یعنی اسے یہ دھمکی دوں کہ اگر اس نے اسلام قبول نہ کیا تو میں اس سے شادی نہیں کروں گا، میرے

دوست تو یہی نصیحت کر رہے ہیں لیکن میرے ناقص علم کے مطابق ایسا کرنا مطلقاً اس کے ساتھ ناانصافی ہے۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ مجھے بتائیں کہ کیا میرے لیے ضروری ہے کہ میں اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور کروں؟ میرے خیال میں وہ مسلمان اس وقت ہو جب اس میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے احساسات بھی حقیقی ہونے چاہیے تاکہ عارضی، میں اسے اسلام پر مجبور نہیں کرنا چاہتا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے ایسا کیا تو وہ ظاہر میں مجھے دکھانے اور مجھ سے شادی کرنے کے لیے مسلمان ہو جائے گی، اور یہ اس کی غلطی ہوگی۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ اپنے حقیقی احساسات کی بنا پر اسلام قبول کرے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر اس کے حقیقی

احساسات ہوں، میری یہ پوری کوشش ہے کہ میں اسے صحیح اسلامی معلومات مہیا کروں اور سیدھا راستہ بھی دکھا دوں۔۔۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ مجھے یہ بتائیں کہ کیا اسے قبول اسلام پر مجبور کرنا واجب ہے؟

اور کیا اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کرتی ہے تو میرے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہے، اور کیا ہم شادی کر کے خاوند اور بیوی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں؟

بتاریخ ۸-۴-۲۰۱۴ کو نشر کیا

گیا

جواب

الحمد للہ :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہودی اور عیسائی عورت سے مسلمان مرد کو شادی کرنے کی اجازت دی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عفت و عصمت کی پاسدار ہونی چاہیے یعنی زانیہ نہ ہو، اور اس پر مسلمان کو ولایت حاصل ہوگی۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَنْ يَكْفُرْ

بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْأَخِرَةِ مِنَ
الْخَاسِرِينَ ﴿المائدة: 5﴾

”کل پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لئے حلال کی گئیں اور اہل
کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے
حلال ہے، اور پاک دامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے
پہلے کتاب دیئے گئے ہیں ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال
ہیں جب کہ تم ان کے مہر ادا کرو، اس طرح کہ تم ان سے
باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ علانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو،
منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور آخرت میں وہ
ہارنے والوں میں سے ہیں۔“ [سورہ مائدہ: ۵]

اس آیت میں [احسان] سے مراد یہ ہے کہ زانیہ نہ ہو۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”یہاں پر جمہور علماء کرام کا قول بھی یہی ہے جو کہ صحیح ہے تاکہ اس میں دو چیزیں جمع نہ ہوں جائیں یعنی ایک تو وہ کتابیہ ہو اور پھر عفت و عصمت کی مالک بھی نہ ہو تو اس طرح اس کی حالت کلیتاً ہی خراب ہو جائیگی، اور پھر خاوند کو بھی ویسے ہی حاصل ہو گا جس طرح کہ مثال پیش کی جاتی ہے [ایک تو خراب کھجور اور وہ بھی تول میں کم] یعنی دوہرا ظلم، اور ظاہر یہی ہے کہ آیت میں محسنات سے مراد زنا سے عفت و عصمت والی ہونی چاہیے“۔ اھ۔ دیکھیں تفسیر ابن کثیر (3 / 55)۔

اور ولایت کی شرط پر مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ دلالت کرتا ہے:

﴿وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا﴾ [النساء: 141]

”اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر ہرگز راہ نہ دے گا۔“]

النساء: 141]-

ہمارے بھائی اس کے باوجود ہم آپ کو یہ نصیحت نہیں کرتے کہ آپ کسی غیر مسلم لڑکی سے شادی کریں بلکہ ہم تو یہ بھی نصیحت نہیں کریں گے کہ آپ کسی بھی مسلمان لڑکی سے شادی کر لیں کیونکہ ازدواجی زندگی صرف خوبصورتی اور پسند پر ہی مشتمل نہیں ہوتی ہے بلکہ عقل مند مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس میں اپنی بصیرت کو استعمال کرے جو اس سے بھی زیادہ اچھی چیز ہے اسے دیکھے۔

کیونکہ وہ گھر سے غائب ہونے کی صورت میں اپنے گھر کی حفاظت کا محتاج ہے اور پھر اسے اپنی اولاد کی تربیت کی بھی ضرورت ہے، تو خود وہ اور اسی طرح ہر عقل مند خاوند ایسی اشیاء

صرف اور صرف دین والی مسلمان لڑکیوں میں ہی پائے گا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وصیت یہی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تُنكح المرأة لأربع لمالها ولحسبها وجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك.)

”عورت سے شادی چار وجوہات کی بنا پر کی جاتی ہے، اس کے مال و دولت کی وجہ سے، اس کے حسب و نسب کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی و جمال کی وجہ سے، اس کے دین کی وجہ سے، تیرے ہاتھ خاک میں ملیں دین والی کو اختیار کر“ صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:

”اس حدیث کا صحیح معنی یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی عادت کے بارے میں بتایا ہے کہ لوگ عام طور پر انہیں چار خصلتوں کی وجہ سے شادی کرتے ہیں، اور ان کے یہاں سب سے آخری چیز دین ہوتی ہے، اس لیے اے راہنمائی چاہنے والے آپ بھی دین والی کو اختیار کریں اور اسے ہی تلاش کریں کیونکہ حکم بھی اسی کا دیا گیا ہے۔“

اور اس حدیث میں اس بات پر ابھارا گیا ہے کہ اچھے، نیک اور صالح قسم کے لوگوں سے ہی ہر قسم کے تعلقات رکھنے چاہیے اور ان ہی لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چاہیے، کیونکہ ان سے تعلقات رکھنے والا ان کے اخلاق اور برکت سے مستفید ہوگا، اور ان کے اچھے طریقے حاصل کرے گا، اور اسی طرح ان کی

جانب سے فساد والی چیزوں سے محفوظ رہے گا۔“ دیکھیں شرح
مسلم للنووی: (10 / 52)۔

دوسری بات یہ ہے کہ کتابی عورتوں سے شادی کرنے کی بہت
سی خرابیاں ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کی جاتی ہیں
:

۱۔ خاوند اپنی بیوی سے اس کے دین کے معاملہ میں نرم رویہ
اختیار کرے گا اور خاص کر جب وہ اپنے دین پر سختی سے کاربند
ہو، اس وجہ سے وہ صلیب بھی لٹکائے گی اور گرجا گھر میں بھی
عبادت کے لیے جائے گی اور پھر اس پر یہ بھی مرتب ہو گا کہ
اس کی اولاد اس حالت میں محفوظ نہیں رہے گی اس پر بھی ماں
کے دین کا اثر ہو گا۔

۲۔ کتابی بیوی حیض کے بعد غسل کرنے کی احتیاط نہیں کرے گی، اور نہ ہی وہ حالت حیض میں خاوند سے ہم بستری کو منع کرے گی، جس کی بنا پر شرعی حرج اور جسمانی و جسدی نقصان بھی ہوگا۔

۳۔ کتابی بیوی کے لباس اور مردوں سے میل جول اور ان سے بات چیت کی وجہ سے اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۴۔ خاوند اور بیوی کے مابین اختلاف اور طلاق کی صورت میں کافر حکومتیں ان کتابی عورتوں کا ساتھ دیں گی کہ ان کی اولاد ماں کے سپرد کی جائے، جو کہ ایک مسلمان کی اولاد کے ضیاع اور کفر میں واقع ہونے کا سبب ہوگا، اس طرح کہ واقعات بے شمار ہیں جو یہاں پر ذکر نہیں کیے جاسکتے۔

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

نصرانی سے شادی کرنا بہت ہی زیادہ فتنج کام ہے جو یقیناً اولاد کو کفر میں لے جانے کا باعث بنتا ہے۔

اور جو اپنے بیٹے کے کفر پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے، اگرچہ وہ قوی طور پر اسلام کا ہی دعویٰ کرتا رہے۔

اور بعض اوقات بیوی کے پیچھے چلتے ہوئے خاوند بھی کفر کرنے لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل ہو گا۔

اگر تم صحیح شادی کرنا چاہتے ہو اور اس کی رغبت رکھتے ہو تو کسی دین والی صالحہ عورت سے شادی کرو یہ تمہارے لیے بہتر اور اچھا ہے۔

اور اپنے آپ سے کافروں کو دور رکھو اور ان سے شادی کرنے سے بھی پہلو تہی اختیار کرو، کیونکہ ان کا شر بہت ہی زیادہ اور واضح ہوتا ہے۔

اور اس شادی سے پیدا شدہ اولاد صالح نہیں ہوگی، اصل اور فروعی طور پر غلط اور خبیث قسم کی نسل بڑھ جائے گی۔

دوم:

جب آپ نصرانی عورت سے شادی کر لیں تو پھر آپ اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ

وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا
انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿البقرة: 256﴾

”دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت ضلالت سے روشن ہو چکی ہے، اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔“ [البقرة: 256]-

ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں [دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں ہے] یعنی تم کسی کو بھی دین اسلام میں داخل ہونے کے لیے مجبور نہ کرو کیونکہ دین اسلام کے حق ہونے کے دلائل وبراہین

واضح اور ظاہر ہیں، جس میں کوئی ضرورت نہیں کہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے کسی پر بھی زبردستی کی جائے۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے جسے اسلام کی ہدایت نصیب فرمادی اور اس کے سینہ و دل کو اسلام کے لیے کھول دیا اور اس کی بصیرت کو روشن اور منور کر دیا تو وہ خود ہی دلیل کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گیا۔

اور جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا اور اس کی آنکھوں، کانوں پر مہر لگا دی اس کا مجبور ادین اسلام میں داخل ہونا بھی کوئی فائدہ نہیں دے گا، اس آیت کا سبب نزول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ کچھ انصاریوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی، لیکن اس کا حکم عام ہے۔“

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (1 / 311)۔

ہم ایک بار پھر آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس سے شادی نہ کریں اور اسے ترک کر دیں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ آپ کے دین کے لیے آپ کے دل کو اس سے بہتر اور اچھائی کی طرف مائل کر دے، جب اسے اللہ تعالیٰ کے لیے ترک کیا جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ اس کا نعم البدل بھی عطا فرمائے گا۔ کیونکہ حدیث میں نبی ﷺ کا فرمان موجود ہے: (من ترك شيئاً لله عوضه الله خيراً منه) ”جو بھی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے لیے ترک کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے۔“

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

(طالب دُعا: عزیز الرحمن ضیاء اللہ: azeez90@gmail.com)

